الیاس رشیدی

شاہ جی کا سحر خطابت

الیاس رشیدی، دلی میں پیدا ہوئے۔ وہیں پلے بڑھے۔ ان کے بڑے بھائی محمد عثمان آزاد دلی کے نامور صحافیوں میں سے تھے۔ روزنامہ "قومی گزٹ" اور روزنامہ "انجام" کے مالک و مدیر تھے۔ تحریک آزادی میں عملاً شریک رہے۔ اور نیشنلسٹ مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ تحریک پاکستان میں وہ مسلم لیگ کے ساتھ ہو گئے۔ پاکستان بننے کے بعد "انجام" کو کراچی سے شائع کیا اور ایک طویل عرصہ تک اسے زندہ رکھا۔

الیاس رشیدی، فلمی صحافت میں چلے گئے۔ اور عمر بھر کے لئے اسی کوچۂ رسوائی کے ہو رہے۔

مسلمانوں کی ایک جماعت مجلس احرار اسلام تھی۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اس کے سربراہ تھے۔ یہ جماعت لاہور میں قائم ہوئی تھی مگر اس کی شاخیں پورے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھیں۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو اللہ تعالیٰ نے بڑی فصاحت و بلاغت عطا فرمائی تھی۔ وہ اسلامی موضوعات پر ایسی فصیح و بلیغ تقریر کرتے تھے کہ دلی کا مشہور پریڈ میدان، ناکافی محسوس ہوتا تھا۔ اعلان ہوتا تھا کہ آج بعد نماز عشاء فلاں جگہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کا خطاب ہے تو لوگ دور دور سے ان کی تقریر سننے کے لئے آتے تھے اور اپنے ساتھ رات کا کھانا بھی لے کر آتے تھے کیونکہ شاہ جی تقریر شروع کرتے تو پھر صبح ہی ہو جاتی تھی۔ لوگ صبح تک ٹس سے مس نہیں ہوتے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو کسی نے باندھ کر بٹھا دیا ہو۔ ان جلسوں مین، میں بھی شریک رہا ہوں اور رات رات بھر جاگ کر ان کی تقریریں سنی ہیں۔ دراصل انہیں تقریر کرنے کا ہنر آتا تھا، وہ سننے والوں کو مسحور کر لیتے تھے۔ سامعین کو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کی تصویر آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ اگرچہ میں ان دنوں بہت نو عمر تھا پھر بھی ان کی تقریروں کا دیوانہ تھا۔ سیاست کی طرح اس زمانے کی صحافت بھی بہت مختلف تھی۔ آج کی طرح ان دنوں بہت سی سہولتیں نہیں تھیں مگر اخباری کارکن بہت محنت کیا کرتے تھے۔ ان کی محنت اور کام کرنے کی لگن کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اکثر مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریروں کی رپورٹنگ چار چار اخباری صفحوں پر مشتمل ہوتی تھیں۔ اس زمانے کے بعض اخبار چار صفحوں کے ہوتے تھے جو مولانا کی تقریر کے بعد چاروں صفحات پر ان کی تصویریں شائع کرتے تھے۔ اس زمانے میں آج کی طرح ٹیپ ریکارڈ وغیرہ کی سہولت تو تھی نہیں۔ اس لئے چار چار اور چھ چھ رپورٹر مولانا کے جلسے کی رپورٹنگ کیا کرتے تھے۔